طرح دین کے پورے اثرات ظاہر ہونے میں رکاوٹ بن گئے' لہٰذا پروفیسر صاحب کا یہ سوال کہ کیا سیکولر "مسلم ممالک" کے لوگ لادین بن جاتے ہیں' خواہ وہ نماز روزہ کے پابند ہوں' محض ان کے ذہن کی ایک الجھن ہے' جس کا سارا بیکر وہ دین اسلام کو بھی ایک پرائیویٹ معاملہ بنا دینا چاہتے ہیں' حالانکہ خدا کا حکم ہے۔

اے اہل ایمان دین میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

یہ کہنا کہ سیکولرزم کے معنی "دنیاوی" کے ہیں لادینیت کے نہیں محض ایک فریب تخلیق و نظر ہے۔ لفظی معنی "دنیاوی" کے کئے جاسکتے ہیں' لیکن اس لفظ کے پوشیدہ معنی یعنی CONNOTATION میں لادینیت شامل ہوگی اگر ہم دنیا کو دین سے الگ کریں گے۔ اس طرح اگر آپ اس ملک میں سیکولرزم نافذ کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہو گا آپ نے اول قدم میں اسلام کے معنی اور مفہوم اور اس کے تقاضوں کو تبدیل کر دیا۔

پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ یورپ میں جابر اور ظالم حکمرانوں کو حق خداداد بادشاہی دیا گیا اور ہمارے مسلم معاشرے میں ایسے حکمرانوں کو ظل سبحانی کے نام سے پکارا گیا۔ سوال یہ ہے کہ اگر وہ حکمران ہی جابر اور ظالم تھے' خواہ وہ یورپ میں تھے یا مسلم ممالک میں تو در اصل تاریخ یہ بتاتی ہے کہ انہوں نے ظلم اور جبر کے ذریعہ ریاست کو سیکولر بنا کر عوام پر ظلم ڈھایا تاکہ وہ خود انسانوں کے خدا بن جائیں۔ خدا کو زندگی اور ریاست سے نکال کر وہ خود فرعون' ہامان اور شداد بن گئے!

تاریخی تناظر میں دیکھا جائے تو آج کا سیکولر یورپ بھی مذہب سے بے بہرہ ہو کر جس اخلاقی و روحانی دیوالیہ پن کا ثبوت دے رہا ہے۔ وہ اس حقیقت کو آشکارا کر دیتا ہے کہ مذہب کو ریاست سے الگ کر دینا ایک فاش غلطی تھی۔ جس کی بہت بھاری قیمت یورپی معاشرہ کو ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ اس کے تمام روشن خیال مفکرین اس اخلاقی دیوالیہ پن کا رونا رو رہے ہیں۔

پروفیسر صاحب پوچھتے رہیں کہ "کیا سیاست کا اصولوں اور اخلاقی اقدار سے تعلق قطعی ٹوٹ چکا ہے"۔ سوال یہ بھی ہے کہ سیکولر سیاست کا اخلاقی اقدار سے لازمی تعلق ثابت ہی کیا ہوتا ہے اس کی قوت نافذہ ہے ہی کیا! اس کا تو دین و ایمان ہی کرسی کا حصول ہے۔ ذاتی مفادات ہیں جس کے لئے دین تو پہلے ہی چھوڑا ہوتا ہے۔ وطن بھی بیچنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مومن تو امریکی اور روسی دونوں ہتھیار استعمال کرسکتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنی ملی غیرت نہ بیچیں البتہ سیکولر لوگوں کا دین سے تہی دست ہو جانا ایک ضروری امر ہے اور وہ اپنے ذاتی نظریات یا مفادات کی خاطر پوری ملت کی خواہشات کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں۔

سرمایہ دارانہ سیکولرزم خواہ وہ روسی ساخت کا ہو یا امریکی' خواہ وہ مغربی جمہوریت کے پردہ میں آئے یا روسی و چینی عوامی شکل میں ایک ایسا فریب اور دجل ہے جسے بجا طور پر دجالی فتنہ کہا جاسکتا ہے اور جس کی خبر مخبر صادق علیہ السلام دے چکے ہیں۔

پروفیسر صاحب نے ولی خان اور پیپلز پارٹی کی سیکولر پالیسیوں کو سراہا ہے اور پوچھا ہے کہ "کیا کلمہ گو متضاد نظریات نہیں رکھ سکتے؟" مشکل یہ ہے کہ پروفیسر صاحب اس مضمون میں یہ لکھ چکے ہیں کہ بنیاد پرست تضادات کا شکار ہیں۔ تضادات سے نفرت کا اظہار تو وہ خود کرتے ہیں اور ساتھ ہی متضاد نظریات کو گوارا کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اسے کیا کہا جائے کہ پروفیسر صاحب خود الجھن میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اسی لئے انہیں سمجھ نہیں آ رہا کہ امریکی ہتھیاروں سے لڑنے والے مسلمان مومن کیوں ہیں اور روسی ہتھیاروں سے لڑنے والے کافر کیوں ہیں۔ ہم انہیں ایک ہی فقرے میں اس کا جواب بتا دیتے ہیں اور وہ یہ کہ سیکولرزم کی حمایت میں لڑنے والے مومن نہیں اور دین کی سربلندی کے لئے لڑنے والے مومن ہیں۔ خواہ وہ روسی ہتھیاروں سے ہی لڑیں۔

نئی نسل کو جنسی انارکی کے تمام حربے استعمال کرنے کی اجازت دیں وہ والدین کو آپ ٹو ڈیٹ کہلاتے ہیں مگر اسلام ایسے والدین کو بے غیرت کہتا ہے اور ایسے ماحول کو بھی بے غیرت کہتا ہے —— کیا ابلاغیات کے ارباب واختیار پورے معاشرے کو بے غیرت بنانا چاہتے ہیں؟

دیدہ ور

ہم انتقام نہیں لیں گے

پیپلز پارٹی نے الیکشن سے پہلے اور الیکشن کے بعد بھی اس بات کو بار بار دہرایا کہ ہم کسی سے انتقام نہیں لیں گے۔ ہم انتقامی سیاست نہیں کریں گے۔ مگر حکومت ملنے کے بعد اُن کے اگلے تلوؤں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انتقام میں وہ سراسر اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے وقائع نگار نے اخبارات و جرائد سے ایسے ثبوت مہیا کئے ہیں جن سے ان کے جھوٹے دعوؤں کی قلعی کھل جاتی ہے۔ (ادارہ)

سارک کانفرنس کے اجلاسوں میں راجیو گاندھی کے سوا تمام سربراہانِ وفود نے اپنی افتتاحی اور اختتامی تقریروں میں سارک کے قیام اور علاقے کے ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے سلسلہ میں صدر ضیاء الحق مرحوم کی خدمات اور اُن کی کوششوں کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ سربراہان کا بے نظیر کی نظر میں یہی جرم تھا۔ جس سے وہ شدید مشتعل ہوئیں۔ بے نظیر بھٹو جو یہ امید لگائے بیٹھی تھیں کہ سربراہان ان کے والد سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو خراجِ عقیدت پیش کریں گے۔ انہیں ضیاء الحق مرحوم کی تعریف ناگوار گذری۔

ہفت روزہ تکبیر ۱۲/۱/۸۹

بنگلہ دیش کے صدر حسین محمد ارشاد اور مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم نمازِ جمعہ فیصل مسجد میں ادا کرنا چاہتے تھے۔ اور اُن کی خواہش صدر ضیاء الحق مرحوم کی قبر پر فاتحہ خوانی کرنے کی بھی تھی۔ سیکورٹی کے تمام انتظامات مکمل تھے۔ مگر ان ممالک کے سربراہوں تک یہ بات پہنچائی گئی ہے

کہ ایسا کرنے سے ملکوں کے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔ اور پھر سکیورٹی کے انتظامات کرنا بھی بہت مشکل ہیں۔ اس لیئے وہ نمازِ جمعہ کسی عام جگہ پر قائم مسجد کی بجائے ایوانِ صدر کی مسجد میں ادا کریں۔

تکبیر ۱۲/۱/۸۹

اگرچہ انتخابات سے پہلے اور انتخابات کے بعد بھی بیگم بے نظیر اور ان کی والدہ نصرت بھٹو نے کہا تھا کہ وہ کسی سے انتقام نہیں لیں گی اور انتقامی سیاست نہیں کریں گی۔ مگر جو لوگ پیپلز پارٹی کے مزاج اور اس کی قیادت کے خصلت آشنا ہیں، اُن کے لیئے یہ اعلانات کبھی بھی لائق اعتماد نہیں رہے۔ ابھی ان کی سیاست کے پچاس ہی دن پورے ہوئے ہیں کہ ان کی انتقامی سیاست شروع ہو گئی۔ کراچی میں ایک وفاقی وزیر کی موجودگی میں ضیاء الحق شہید کے تذکرے پر ڈاکٹر رشید چوہدری کے ساتھ تشدد کا جو واقعہ ہوا اور جس پر بنظیر کیسین یہ تبصرہ کیا گیا کہ دیکھا آمروں کی حمایت کرنے والوں کے ساتھ جمہوریت کے پروانے کیا سلوک کرتے ہیں۔ اور بعد ازاں مرکزی وزیر کی جانب سے یہ کہنا کہ جمہوریت کے یہ آداب سب کو معلوم ہونے چاہئیں کہ پیپلز پارٹی کے کسی وزیر کی موجودگی میں کسی آمر کی مدح سرائی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ انتقامی سیاست کا ابتدائی عملی نمونہ نہیں تھا تو اور کیا تھا؟

اس کے بعد اس خبر کا آنا بھی انتقامی سیاست کا ہی عندیہ تھا کہ مرکزی حکومت تحقیقات کر رہی ہے کہ ضیاء الحق شہید کے پسماندگان کو کیا ناجائز مراعات دی گئی ہیں اور یہ کہ یہ مراعات واپس لے لی جائیں گی۔ ۲/۲/۸۹

جمہوری حکومت صحافیوں کو بے روزگار کرنے کی راہ پر چل نکلی۔ . . . .

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد جناب زیڈ اے سلہری کو فکس کر دیا تھا، تو ان کی بیٹی کے اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد مشرق کے چیف ایڈیٹر مسٹر ضیاء الاسلام انصاری سے جبراً استعفیٰ لے لیا گیا۔ پی پی کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر فاروق نثار کو رخصت قبل از ریٹائرمنٹ (ایل پی آر) پر بھجوا دیا گیا۔ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں بھٹو ازم کے پرچارک صحافیوں کی بھرتی شروع ہو گئی . . . . . جبکہ دوسری جانب اختلاف رائے رکھنے والے صحافیوں کے ساتھ

جو برتاؤ کیا جا رہا ہے اس کی مثال آزادیٔ صحافت کے بلند آہنگ دعوؤں کو تذلیل اور مضحکہ کا عنوان بنائے جا رہی ہے۔ مشرق کے ایڈیٹر کو الگ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پاکستان پروگریسو پیپرز لمیٹڈ کے روزنامہ پاکستان ٹائمز کے چیف ایڈیٹر مسٹر مقبول شریف سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔

تکبیر ۸۹/۲/۱۶

فیصل آباد جل اٹھا۔ پیپلز پارٹی نے ضمنی انتخاب میں شکست کا بدلہ لینے کے لئے شہر کو پھونک ڈالا۔ اسلامی جمہوری اتحاد کے حامیوں کی املاک کو چُن چُن کر نشانہ بنایا گیا۔

پیپلز پارٹی نے جمہوریت کے لئے قربانیاں دینے والوں کے نام پر جن افراد کو رہا کیا تھا۔ ان کی بڑی تعداد اس ہنگامے میں شامل رہی اور یہ بھی شک ہے کہ پیپلز پارٹی کی ذیلی تنظیم الذوالفقار کے اراکین بھی ان ہنگاموں میں شامل رہے۔ جن کو وفاق کی مکمل سرپرستی حاصل تھی۔

تکبیر ۸۹/۳/۲

اشتہارات کے اجرا میں امتیازی سلوک ختم کیا جائے۔

سی پی این ای کی قرارداد

کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کے سالانہ اجلاس میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ تنظیم ملک میں آزاد پریس کے لئے کام کرتی رہے گی۔ کونسل کے ارکان کی شکایات کے بارے میں متفقہ طور پر منظور کی گئی قرارداد میں اس بات کا نوٹس لیا گیا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں سرکاری اشتہارات کی تقسیم میں امتیازی سلوک کر رہی ہیں۔ "جریدہ تکبیر" کی اس شکایت کا بھی نوٹس لیا گیا کہ اسے اشتہارات کے ضمن ہی سرکاری محکموں کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے۔

تکبیر ۸۹/۴/۱۳

صدر ضیاء کے اہل خانہ کے نام پر ۵ بنگلوں کا انکشاف۔ ایک بنگلہ فروخت کیا جا چکا ہے۔ حکومت نے تحقیقات کا آغاز کر دیا۔

اسلام آباد (وقائع نگار) معلوم ہوا ہے کہ وفاقی تحقیقاتی اداروں نے سابق حکمرانوں

کی طرف سے اپنے دورِ اقتدار میں بنائی گئی املاک کے بارے میں تحقیقات شروع کر دی ہے......

اب تک کی تحقیقات کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ سابقہ صدر کی اہلیہ بیٹوں بیٹیوں اور ان کے اپنے نام پر راولپنڈی اسلام آباد میں ۵ بنگلے تھے۔ ان میں سے ایک بنگلہ جوان کی اہلیہ کے نام تھا بعد میں فروخت کر دیا گیا...... تحقیقات کے دوران مبینہ طور پر انکشاف بھی ہوا ہے کہ ایک بنگلے کی تعمیر میں سی ڈی اے نے بھی معاونت کی تھی۔... سابق صدر کے بعض قریبی دوستوں کے لئے سی ڈی اے نے اسلام آباد میں خصوصی پلاٹ دیئے تھے۔

جنگ ۳/۵/۸۹

گیارہ سالہ دور کے بدعنوان افراد کی فہرست تیار ہو گئی۔ ایک سابق وزیر اعلیٰ، چھ سابق وزراء سابقہ شوریٰ کے ۱۳ ارکن اور سینیٹ و قومی اسمبلی کے ۴۸ سابقہ و موجودہ ممبر شامل ہیں۔ وزیر اعظم نے ابتدائی رپورٹ کے بعد مزید تحقیقات کے لئے خصوصی ٹیم قائم کر دی۔ اربوں روپے خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا ہے۔

لاہور (نمائندہ خصوصی) باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد سابق صدر ضیاء الحق اور سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے گیارہ سالہ دورِ اقتدار میں وفاقی وزراء، ارکان سینیٹ قومی و صوبائی اسمبلی مجلس شوریٰ کے ارکان دیگر با اثر افراد کی جانب سے قومی خزانے کو نقصان پہنچانے کے بارے میں جس تحقیقات کی ہدایت کی تھی اس کی ابتدائی رپورٹ وزیر اعظم کو موصول ہو گئی ہے...... جن افراد کی بے ضابطگیاں سامنے آئی ہیں ان میں ایک سابق صوبائی وزیر اعلیٰ سمیت چھ سابق وفاقی وزراء جن میں ضیاء الحق۔ جونیجو کابینہ میں شامل تھے جبکہ سابق مجلس شوریٰ کے تیرہ ارکان کے علاوہ سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ۴۸ سابق اور موجود ارکان شامل ہیں۔

جنگ ۱۸/۵/۸۹

فوجی زمینوں کی خرید و فروخت وسیع پیمانے پر خورد برد کا انکشاف۔ آرمی ہسپتال کے لئے رقم دینے کے وعدے پر کراچی میں ہوٹل کے لئے زمین سستی دے دی گئی۔ ڈیفنس ڈویژن کی آڈٹ رپورٹ کی جانچ پڑتال پر اکاؤنٹس کمیٹی کا انکشاف۔

ضیاء کے حواریوں کا یوم حساب آ پہنچا ہے۔ لوٹ کا حساب لیں گے : نصرت بھٹو

مارشل لاء کی گود میں پلنے والے ایک بار پھر روپ بدل کر سامنے آ گئے ہیں۔ ان لوگوں نے عوام کی کمائی سے کارخانے بنائے ہیں۔

چترال (نمائندہ جنگ) پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن اور سینئر وفاقی وزیر نصرت بھٹو نے کہا ہے۔۔۔۔۔ ہم کسی سے انتقام نہیں لینا چاہتے اور نہ لیا ہے۔ سب اپنے اپنے عہدوں پر موجود ہیں آپ کو یاد ہوگا کہ ان کے سرپرست غاصب ضیاء اقتدار کے پہلے پانچ ماہ میں ہزاروں سیاسی کارکنوں کو جیلوں میں دھکیلا گیا۔ کوڑے اور پھانسیاں ان کا مقدر بن گئیں۔ منتخب وزیر اعظم کے خاندان پر بے پناہ مظالم ڈھائے۔ لیکن پی پی پی کی حکومت نے اپنے پانچ ماہ میں کسی کو جیل نہیں بھجوایا۔ کسی سے کوئی سہولت واپس نہیں لی۔ چونکہ ہم عزت والے ہیں۔ ہم لوگوں کی عزت کرنا جانتے ہیں۔

جنگ ۱۹/۵/۸۹

اسلام آباد میں ضیاء الحق کے پانچ مکان تھے، میرا ایک بھی نہیں۔

چترال (اے پ)..... وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ۔۔۔۔۔ اس پارٹی نے ۹۰ دن میں الیکشن کرانے کا وعدہ قرآن پاک پر کرنے کے بعد مکرنے والوں کے خلاف جرأتمندانہ جدوجہد کی ہے۔۔۔۔ ہم جنرل ضیاء الحق کی طرح نہیں ہیں جس کے اسلام آباد میں پانچ مکان تھے۔ مگر جو لوگوں کو نظر انداز کرتا رہا۔ مجھے پاکستان کے منتخب وزیر اعظم کی بیٹی ہونے پر فخر ہے۔ مگر میں اسلام آباد میں ایک مکان کی مالک ہونے کا نعرہ نہیں لگا سکتی۔ کیونکہ اسلام آباد میں میرا کوئی مکان نہیں ہے۔۔۔۔۔ اگر وہ چینی چوری کر سکتے ہیں اور چونیاں میں زمین حاصل کر سکتے ہیں تو پھر وہ لوگوں کے لئے کیوں کچھ نہیں کر سکتے۔

جنگ ۲۱/۵/۸۹

بھٹو کو پھانسی دلانے میں ملوث سیاست دانوں اور صنعتکاروں کی فہرست تیار کر لی گئی۔

پیپلز پارٹی محکمہ اطلاعات نے پھانسی کے بعد جنرل ضیاء کو بھیجے جانے والے مبارک باد کے پیغامات اور خطوط کا ریکارڈ بھی حاصل کر لیا۔

کراچی (پ پ ا) پیپلز پارٹی سندھ کے محکمہ اطلاعات نے ایسے سیاست دانوں، تاجروں

صنعت کاروں اور اخباری مالکان کی فہرست تیار کر لی ہے جنہوں نے جنرل ضیاء الحق سے مطالبہ کیا تھا کہ پیپلز پارٹی کے چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دے دی جائے۔ محکمہ اطلاعات ایسے پیغامات اور خطوط کا ریکارڈ حاصل کرنے میں بھی کامیاب ہو گیا ہے۔ جس میں ان لوگوں نے بھٹو کی پھانسی پر جنرل ضیاء کو مبارک باد دی تھی۔ اس کا انکشاف پیپلز پارٹی سندھ کے سیکریٹری اطلاعات اقبال یوسف نے گزشتہ روز یہاں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم انتقامی سیاست پر یقین نہیں رکھتے۔ لیکن ایسے لوگوں کو معاف نہیں کریں گے جنہوں نے ہیروئن اور کلاشن کوف کلچر کو اس ملک میں پھیلایا۔

(جنگ - ۲۲/۵/۸۹)

جنرل ضیاء اینڈ فیملی کے ۷ مکانات - وفاقی حکومت نے تفصیلات جاری کر دیں۔

اسلام آباد (اے پی) مرحوم جنرل ضیاء الحق اور ان کے خاندان کے افراد کے اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور اور پشاور میں سات مکانات یا پلاٹ ہیں۔

پاکستان ٹیلیویژن نے آج خبرنامہ میں سابق صدر اور ان کے اہل خانہ کے مکانات کے بارے میں فلم رپورٹ دکھائی۔ ٹی وی کے مطابق پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک رہنما مسٹر نفیس صدیقی نے جنرل ضیاء مرحوم کے صاحبزادے اعجاز الحق کے اس بیان کو ان کے پاس راولپنڈی میں صرف ایک مکان ہے۔ انتہائی مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے جنرل ضیاء کے دورِ اقتدار میں ان کے خاندان کے نام ہونے والے بیش قیمت رہائشی پلاٹوں اور مکانوں کی تفصیل بتائی۔

(جنگ - ۲۳/۵/۸۹)

ایک الزام بھی ثابت نہیں ہوا۔ حکومت اور سرکاری میڈیا پر مقدمہ کروں گا۔ (اعجاز الحق)

ہمارے خلاف پراپیگنڈے کی بہت بڑی مہم شروع کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کے جج سے ضیاء اور بھٹو خاندان کے اثاثوں کی تحقیقات کرائی جائے۔

ابوظہبی (نمائندہ جنگ)۔۔۔ اعجاز الحق نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت نے ہمارے خلاف پروپیگنڈے کی ایک بہت بڑی مہم شروع کی ہے۔ اور بہت سی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جن کا مقصد ضیاء خاندان کے اثاثوں اور جائیداد کی تحقیقات ہے۔ اب تک کوئی بھی ان میں سے ایک بھی الزام ثابت نہیں کر سکا۔۔۔

انہوں نے کہا کہ دس منٹ کے لیے قومی نشریئے پر ہمارے رشتہ داروں اور دوستوں کی جائیدادیں دکھائی گئیں۔ اور یہ تاثر دیا گیا کہ یہ سب ضیاء الحق کا ذاتی تھا۔ (جنگ ۸۹/۵/۲۵)

پیپلز پارٹی نے میرا، میری بہن اور اس کے سسرال والوں کا مکان بھی ضیاء الحق کے کھاتے میں ڈال دیا ہے۔

میرے والد نے اپنی زندگی میں صرف ایک ہی مکان بنایا۔ اس مکان پر صرف کئے جانے والے ایک ایک پیسے کا حساب موجود ہے۔ ہمارے خلاف ایک یہودی مشیر کی نگرانی میں مہم چلائی جا رہی ہے۔

ہم پر پتھر پھینکنے والے بتائیں کہ انہوں نے دس سال لندن اور پیرس امراء کے علاقوں میں کیسے گزارے۔ ان کے شاہانہ اخراجات کون پورے کرتا تھا؟ جھوٹ نہ بولا جائے ورنہ ہم بھی سچ بولنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اعجاز الحق

راولپنڈی (پ ر) صدر ضیاء الحق کے صاحبزادے اور پاکستان مسلم لیگ کے رہنما جناب اعجاز الحق نے درج ذیل اخباری بیان جاری کیا ہے۔ پیپلز پارٹی کی حکومت نے شہید صدر جنرل ضیاء الحق کی کردار کشی کے لئے کئی ہفتوں سے ایک باقاعدہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ درجنوں کارندے اور دانشور ایک یہودی مشیر کی نگرانی میں دن رات اس مہم میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کا تازہ شاہکار ۲۲ مئی کی رات پاکستان ٹیلیویژن سے نشر کی جانے والی وہ خبر ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ صدر ضیاء الحق اسلام آباد اور راولپنڈی میں ۵ بڑے مکانات کے مالک تھے۔ بدنیتی اور چالاکی سے مرتب کی گئی اس خبر کا مقصد اس شخص پر کیچڑ اچھالنا ہے جس کے اُجلے کردار کی یادیں وفاقی حکمرانوں کے لئے ڈراؤنا خواب بن چکی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ فسانہ گھڑنے والوں نے جنرل ضیاء الحق کے عزیز و اقارب کے مکانات بھی ان کے نام لگا دیئے ہیں۔ حیرت ہے کہ انہوں نے میرے خون اور پسینے کی کمائی سے بنایا ہوا ذاتی مکان بھی میرے والد کے کھاتے میں ڈال دیا ہے۔ میری شادی شدہ بہن کا نامکمل مکان بھی جنرل ضیاء کی جائیداد قرار دے ڈالا ہے۔ اور تو اور

میرے ایک بہنوئی کی والدہ کا مکان بھی جنرل ضیاء الحق کی ملکیت میں ڈال دیا گیا ہے۔ اگر فہرست اسی طرح بنائی جانی ہے تو پھر ہمارے دور و نزدیک کے سارے عزیز و اقارب کے نام بھی اس میں شامل کر دیئے جائیں تاکہ تعداد میں کئی گنا اضافہ کیا جا سکے۔ میں شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر پھینکنے والوں سے پوچھتا ہوں کہ اگر ان کو اسی طرح کی جوابی کارروائی کا نشانہ بنایا گیا تو پھر ان کے پاس کیا جواب ہوگا۔ مثلاً کیا یہ بتایا جا سکتا ہے کہ جو لوگ دس برس تک لندن اور پیرس میں امراء کے علاقوں میں مقیم رہے ان کے شاہانہ اخراجات کہاں سے پورے ہوتے رہے کیا بیرون ملک ان کا کوئی کاروبار موجود ہے؟ کیا انہوں نے قانونی ذرائع سے کوئی زرمبادلہ ملک سے باہر بھیجا تھا؟ کیا کوئی خاص لوگ انہیں روپیہ فراہم کرتے رہے۔ یہ لوگ کون تھے اور ان کی عنایات کا مقصد کیا تھا۔ کیا آج انہی لوگوں کی خواہشات اور مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ملکی خارجہ پالیسی دفاعی استحکام اور قومی امنگوں کو گروی رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میرے شہید والد نے کسی خاندان یا مخالف کی کردار کشی سے ہمیشہ گریز کیا ہے جب کہ ان کے پاس معلومات کا ذخیرہ موجود تھا۔ ہم بھی اپنے مخالفین کی حرکات سے اچھی طرح آگاہ ہیں لیکن ذاتی حملوں کی چھچھوری سیاست میں الجھنا نہیں چاہتے۔ ہم ان کم فہم افراد کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ہمارے بارے میں جھوٹ بولنے سے باز آ جائیں۔ ورنہ ہم ان کے بارے میں سچ بولنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

(جنگ ۲۴/۵/۸۹)

مرحوم صدر ضیاء الحق کے بیرون ملک ۴۲ ارب روپے کے اثاثے موجود ہیں۔

سابق صدر کا خاندان ایک غیر ملکی بنک کا سب سے بڑا حصہ دار ہے۔ پیپلز پارٹی کے رہنما نعیم احمد رانا کا الزام۔

لاہور (کامرس رپورٹر) ۵ سالہ جلاوطنی کے بعد وطن واپس آنے والے پیپلز پارٹی کے رہنما نعیم احمد رانا نے کہا ہے کہ ملک میں عوامی حکومت کے قیام کا پہلا مرحلہ طے ہو چکا ہے اور اب عوامی انقلاب اس ملک کا مقدر بننے والا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ گزشتہ گیارہ برسوں میں عوام کی دولت کو ذاتی شاہ خرچیوں کے لئے استعمال کیا گیا۔ اور قومی معیشت کی ترقی کے لئے وقف رقوم بیرون ملک

ذاتی اکاؤنٹس میں بھیج دی گئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سابق صدر ضیاءالحق کے دنیا بھر میں اثاثے موجود ہیں۔ اور کئی غیر ملکی اخبارات میں انہیں دنیا کا امیر ترین فوجی حکمران قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضیاء کا خاندان ایک بڑے غیر ملکی بینک کا سب سے بڑا حصہ دار ہے اور ماضی میں اس بینک پر منشیات فروشوں کو قرضے جاری کرنے کے الزامات بھی عائد کئے جا چکے ہیں۔

جنگ ۱/۶/۸۹

وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے چترال میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ" ہم ضیاءالحق کی طرح نہیں ہیں، جس کے اسلام آباد میں پانچ مکانات تھے۔ مجھے پاکستان کے منتخب وزیر اعظم کی بیٹی ہونے پر فخر ہے۔ مگر اسلام آباد میں میرا کوئی مکان نہیں ہے۔ اس کے جواب میں جناب اعجازالحق نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا۔

" بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا کہ ضیاءالحق کے پانچ مکان اسلام آباد میں ہیں۔ بے نظیر بھٹو اور اُن کے حواری یہ الزام ہمارے خلاف تواتر سے لگا رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہمارے خلاف بے بنیاد اور من گھڑت اور جھوٹے پروپیگنڈہ کی توپوں کا منہ کھول دیا گیا ہے۔ جھوٹ پر مبنی نت نئے الزام تراش خراش کر ہمارے خلاف لگائے جا رہے ہیں۔ بے نظیر کو خود ہی سوچنا چاہیئے کہ آخر وہ کتنی دیر تک جاری رکھ سکیں گی۔ وہ اقتدار کی قوت، ذرائع ابلاغ پر قبضہ ہونے کی وجہ سے شاید یہ سمجھ بیٹھی ہیں کہ متواتر اور مسلسل بے بنیاد الزام تراشی کر کے اور صریح جھوٹ اور اس کی تکرار سے وہ حقیقت پر پردہ ڈالنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ تاریخ کا یہ فیصلہ نہیں ہے۔ ۔ ۔ ۔

انہوں نے مزید کہا کہ لوگ مکانات کسی علاقے میں کسی دلچسپی یا رغبت یا قلبی لگاؤ کی بناء پر بناتے ہیں۔ جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا اسلام آباد میں کوئی مکان نہیں ہے تو کیا وہ یہ بات بتانا پسند کریں گے کہ ان کے کینز، لندن اور پیرس کس کس مقام پر اور کس کس جگہ کتنے مکان ہیں؟ کیا اس میں یہ امر بخوبی واضح نہیں ہو جاتا کہ انہوں نے تو اپنے نئے مکانات بنانے کیلئے خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دارالحکومت کو پسند نہیں کیا اور اس کی جگہ اس کام کے لئے دیارِ غیر کی مٹی ہی اُن کے من بھاتی ہے۔

ہفت روزہ زندگی ۲ تا ۹ جون ۱۹۸۹ء

اتفاق فونڈری فاروق لغاری کے خلاف فوجداری مقدمات درج کرائے گی۔ لوگوں نے اربوں روپے معاف کرائے۔ اتفاق نے ایک دھیلا بھی معاف نہیں کرایا۔ سارے معاملے میں نواز شریف کو ملوث کیا گیا ہے۔ جو اتفاق کی کسی کمپنی کے ڈائریکٹر نہیں۔ اتفاق ہسپتال ایسے فلاحی ادارے کو بھی سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

اتفاق فونڈری کے مال کے لئے مال گاڑی کی سہولتیں فراہم کرنے سے انکار۔ کراچی سے خام مال نہ پہنچنے کی وجہ سے فونڈری کی بھٹیاں بند ہوجائیں گی۔ (جنگ ۱۵/۶/۸۹

بے نظیر چھ ماہ میں کوئی معرکہ سرانجام نہیں دے سکیں۔ ذہنی توانائیاں نواز شریف کو ہٹانے پر صرف کر رہی ہیں۔ نیوز ویک کا تبصرہ۔

(جنگ ۱۵/۶/۸۹)

زیڈ اے سلہری۔ میاں م۔ش۔ حبیب الرحمٰن ثانی الطاف حسین قریشی اور مرارجی ڈیسائی کے لئے جن اعزازات کا شہید صدر ضیاء الحق نے اعلان کیا تھا منسوخ کر دیا گیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان سے پروفیسر پریشان خٹک کرنل ضمیر جعفری کو الگ کر دیا گیا۔ احمد فراز کو اکادمی ادبیات پاکستان کا چیئرمین مقرر کر دیا گیا۔

بے نظیر بھٹو کا سعودی عرب میں سفارت خانے کے ذریعے حکومت سعودی عرب کو پیغام کہ فیصل مسجد سے ضیاء الحق کی قبر ہٹا دی جائے۔

پروفیسر محمد منور مرزا کو اقبال اکیڈمی سے الگ کر دیا گیا۔

ضیاء الحق شہید کے جنازے کی منظر کشی کرنے والے اظہر لودھی کو کارنر کر دیا گیا۔